گرہ لگ جاتی ہے اور کھلے دماغ کے ساتھ حقائق پر غور کرنے کی صلاحیت اُن سے مفقود ہو جاتی ہے، آخر میں ارشاد فرمایا "قرآن میں" اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ "جو فرمایا گیا ہے اُس کا مطلب یہی ہے کہ تقریر دلپذیر و دل نشین اور مخاطبین کے احوال کی رعایت کے پیش نظر ہونی چاہیئے۔"

اب جبکہ جنرل الیکشن قریب آرہا ہے ہر جماعت اور ہر پارٹی نے کسمسانا اور پر پُرزے نکالنا شروع کر دیا ہے ملک میں اس وقت جو افراتفری، ہنگامہ آرائی، توڑ پھوڑ اور شکست و ریخت کا عالم بپا ہے یہ سب اسی الیکشن کی صدائے پیشرفت ہے، جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے وہ اس وقت ایک عجیب قسم کے انتشارِ ذہنی میں مبتلا ہیں، کوئی اُردو محاذ قائم کرنے کی سوچ رہا ہے اور کسی کے دماغ پر مسلم محاذ کا بھوت سوار ہے لیکن مسلمانوں کو یہ حقیقت کبھی فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ ایک جمہوریت کے ماتحت پارلیمنٹری سیاست میں اقلیت کے لئے فرقہ وارانہ بنیاد پر کام کرنے کا نہ صرف یہ کہ کوئی موقع نہیں ہے بلکہ اُس کے اپنے مفاد کے لئے بھی سخت خطرناک ہے۔ ملک میں جو غیر فرقہ وارانہ سیاسی جماعتیں کام کر رہی ہیں مسلمانوں کو اختیار ہے کہ اُن میں سے جو مسلمان جس پارٹی میں شریک ہونا چاہے وہ ہو سکتا اور اُس پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دے سکتا ہے۔ اس معاملہ میں یہ کہنا کہ مسلمان بحیثیت ایک فرقہ کے کسی ایک پارٹی کو ہی ووٹ دیں۔ ہمارے نزدیک یہ مسلمانوں کی خودداری اور عزتِ نفس کی سب سے بڑی توہین ہے۔ جس طرح ہندو، سکھ، عیسائی اور دوسرے مذہبی طبقے ووٹ کے معاملہ میں بالکل آزاد ہیں ٹھیک اسی طرح مسلمانوں کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ وہ بالکل آزاد ہیں اور اسی آزادی کے ساتھ سیکولر بنیادوں پر مسلمانوں کو اپنے ووٹ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

جہاں تک اُردو محاذ کا تعلق ہے تو اس سے کوئی حقیقت پسند انسان انکار نہیں کر سکتا کہ اُردو کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا ہے اور ہزار کوششوں اور چیخ و پکار کے باوجود اُس کی مظلومیت اب تک قائم ہے لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اُردو محاذ بنا کر الیکشن کے اکھاڑے میں اُترنے سے اُردو کا مسئلہ حل ہو گا یا اور اُلجھ جائے گا۔ ہمیں یہ کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ اُردو کا مسئلہ درحقیقت کوئی لسانی مسئلہ نہیں ہے بلکہ سیاسی ہے، اس غریب پر جو آفت آئی ہے اُس کا اصل سبب دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ملک کا تقسیم ہونا اور اُس کے وہ اثرات مابعد ہیں جو کسی سمیت کو ہمارے دستور کے سیکولرزم کا تریاق آج تک محو نہیں کر سکا ہے۔ اس بنا پر ضرورت اس بات کی ہے کہ جس راہ سے اُردو پر یہ ادبار آیا ہے اسی راہ سے اُس کی اصلاح کی جائے۔ اور اس کی شکل یہی ہے کہ اس الیکشن میں اُن لوگوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے جنھوں نے سیکولرزم کو ایک عقیدہ کی حیثیت